ماہنامہ محدث کا جمہوریت یا اسلام نمبر

حرفِ اوّل

زیرِ نظر مقالہ مختلف حلقوں کی طرف سے "اسلام کے سیاسی نظام" کے بارے میں پیش کردہ افکار کا ایک جائزہ ہے مقالہ کی تیاری میں جو نکات پیشِ نظر رہے ان کی طرف اشارہ ضروری ہے تاکہ بعض مشہور شخصیتوں کا باہمی مختلف نکتۂ نظر قارئین کیلئے تشویش کا باعث نہ ہو۔

جناب انور طاہر صاحب نے "اسلام کے سیاسی نظام کے بارے میں جملہ پیش کردہ افکار کو کتاب وسنت پر پیش کر کے اس سے مطابقت یا عدم مطابقت کو معیار بنایا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ مقولہ ہی ان کی منہاجِ فکر ہے۔ ان الحق لا یعرف بالرّجال اعرف الحق تعرف اھلہ۔

مقالہ نگار نے اپنے جائزے کو دورِ حاضر کے ان علماء تک محدود رکھا ہے جو ماضیٔ قریب میں سیاست وقانون کے موضوعات پر لکھتے رہے ہیں یا پچھلے دنوں شریعت بنچ اور اخبارات کیلئے بیانات جاری کرتے رہے ہیں۔

جن معروف علماء سے وہ اتفاق نہیں کر سکے ان کے بارے میں کسی سوءِ ظن کے بجائے اگر یہ امر پیشِ نظر رہے کہ دین وسیاست کی تقسیم کے غلطِ عام تصور نے "سیاستِ شرعیہ" پر قلم اٹھانے والوں کے لئے یہ مجبوری پیدا کر دی تھی کہ وہ اسلام کو مکمل ضابطۂ حیات ثابت کرنے کیلئے مروجہ مقبول نظاموں سے علی الاعلان بغاوت نہ کریں۔ یہ عبوری دور کی مجبوری تھی یا عملی سیاست میں حصہ لینے کی۔ تاہم اب جب کہ عملی طور پر شریعت کی عملداری کا مسئلہ ہے تو ہمیں اپنے لئے اسلام کی صحیح منزل اپنے سامنے رکھنی پڑے گی۔ ورنہ ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگر جمہوریت یا اشتراکیت ہی بنیادی طور پر اسلام کا سیاسی اور معاشی نظام ہیں تو پھر آج کی ساری خرابیاں اسلام کی وجہ سے ہیں؟

بعض لوگ جمہوریت یا اشتراکیت کا بنیادی اصول مان لینے کے بعد ان میں کچھ ترمیم واصلاح کر کے اسلام کے نفاذ کی باتیں کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر بغور جائزہ لیا جائے تو یہ نام نہاد اصلاحات صرف نظری رہ جاتی ہیں۔ عملی طور پر جمہوریت کی اساس مان لینے کے بعد کوئی ترمیم نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام جمہوریت یا اشتراکیت کے نظریہ اور نظام سے نہ صرف بالکل الگ ہے بلکہ اسے ان دونوں کے فلسفہ اور طریقہ کار سے بھی کوئی مناسبت نہیں اور اگر ان دونوں میں سے کسی کو قریب رکھنے کی کوشش کی گئی تو پھر یہی گلے کے طوق رہیں گے اور ملک وقوم مصیبتوں سے گلو خلاصی نہ کرا سکیں گے۔

زیرِ نظر مقالہ کا پہلا حصہ "امرھم شوریٰ بینھم" سے غلط استنباط کے ناقدانہ جائزہ تک محدود ہے جب کہ دوسرے حصہ میں اسلام کے سیاسی نظام کے بارے میں عام طور پر مقبول دیگر افکار کا جائزہ لیا گیا ہے جو شریکِ اشاعت ہے۔

(مدیر)